Abdul Mannan assistant professorGt Urdu depart  C.M.j.college khutauna Madhubani mobile no.9801015716  emaii abdul mannan 12200 @gmail .com  date  23/7/2020  part   3 topic  Rajindra singh bedi ki afsana  nigari  
  
راجندر سنگھ بیدی (1912   1984)اردو کے نامور افسانہ نگار ھیں ۔انھوں نے ناولٹ بھی لکھے انکے افسانوں میں اپنے دکھ مجھے دے دو"لاجونتی"لمبی لڑکی  وغیرہ بہت مشہور ہوءے انھوں نے رومانی افسانے بھی لکھے اور حقیقی افسانے بھی انھوں نے کہانی لکھنے میں معاشرے کی حقیقت کو نہیں چھوڑ ا سچے جزبات کا اظہار انکی کہانی کی خاصیت ھے انھوں نے جو کچھ لکھا خلوص اور سچائی کے ساتھ لکھا  
راجندر سنگھ بیدی باشعور انسان تھے انکا زمانہ تین حصوں میں بٹا ہوا ہے پہلا دور غلامی کا ہے دوسرا دور آزادی اور تقسیم ملک کا ہے اور تیسرا دور دور حاضرہ کا ہے انھوں نے افسانوی مجموعہ "اپنے دکھ مجھے دے دو"1965 میں لکھا ۔تقسیم ملک کے وقت جو ہندو مسلم فسادات ہوءے اسوقت کی کہانی "لاجونتی"ہے یہ ایک بہترين کہانی ہے اسمیں ہندوپاک کے بٹوارے میں لوگ بھاگ کر پاکستان چلے گءے   اور کچھ ہندوستان  لیکن کچھ عورتيں ہندوستان میں چھوٹگءیں اور کچھ پاکستان میں دونوں ملک کے درميان سمجھوتا ہوا کہ عرتوں کا تبادلہ ہو پھر بوڈر پر دونوں طرف سے لوگ پہچتے ھیں اس کہانی کی ہیروءن لاجونتی ہے جو بڑی شرمیلی اور چھیل چھبیلی ہے ۔پہلے سندر لال جو انکا شوہر ہے کچھ سخت مزاج تھا لیکن جدائی کے بعد نرم ہو گیا تھا محببت پہلے سے زیادہ بڑھ گءی تھی سنررلال اپنی بیوی لاجونتی کو تلاشتا ہے مگر لاجونتی شرما کر سر جھکا لیتی ہے اسلے کہ اب وہ داغدار ہو چکی ہے ادھر سندر لال کی جزباتی نظر انکو ڈھونڈھ رہی ہے مگر لاجونتی شرم اور خوف سے زمینا سےلگی جارہی ہے ۔باالآخرسندر لال اسکو اپنے پاس بلاتا ہے گلے لگا کر گھر لے آتا ہے اس کہانی میں  جزبات کا خلوص ہے  
انکی دوسری کہانی اپنے دکھ مجھے دے دو میں دو کردار بہت اہم ھیں اندو اور مدن ۔مدن متوسط طبقے کا کردار ہے وہ تین بھائ ہے مدن سب سےبڑا ہے ۔دنیا کی زندگی میں بہت دکھ اٹھاتا ہے ایک دن اس کی شادی اندو نام کی لڑکی سے ہوتی ہے جب سہاگ رات میں مدن اندو سےکچھ مانگنے کو کہتا ہے تو وہ کہتی ہے اپنے دکھ مجھے  دے دو "یہ سنکر مدن ہکا بکاہو جاتا ہے  جب اندو حاملہ ہو جاتی ہے تو مدن کہتا ہے کہ میں کیسے اسکا دکھ لونگا یہںاں بھی انسانی ہمدردی لڑکیوں میں دکھاءی ہے  
راجندر سنگھ بیدی نے اپنی کہانی میں عورتوں کو دیوی کہا ہے انھوں نے سماج کی حقیقت کو بےنقاب کیاھے فن اور فنکار کا رشتہ بڑا گہرا اور متنوع ہوتاھے فنکار اپنے ماحول و معاشرہ سے انحراف نہیں کرتا ۔راجندر سنگھ نے اس فارمولے کو ہر جگھہ ملحوظ رکھا ہے  
بیدی نے اپنی کہانی میں کردار نگاری میں بڑی چابکدستی سے کام لیا ہے کہیں جھول پیدا نہیں ہونے دیا ہے انکے کردار بڑے تہدار 'روشندار اور توانا ہوتے ھیں کہانی پڑھنے کے بعد کردار  ذہن پر نقش چھور جاتے ھیں  
کہانی میں پلاٹ کی بڑی اہمیت ہوتیھے ۔پلاٹ جتنا سیدھا سلجھا ہوا ہوتاھے کہانی اتنی سلجھی ہوءی ہوتیھے  بیدی کی کہانی کا پلاٹ بڑا گٹھيلا ہوتاھے واقعات ترتیب سے ایک دوسررے کے پیوست نظر آتے ھیں  
  
بیدی کہانی میں چھوٹے جھوٹے جملے لکھتے ھیں جو بڑےخوبصورت ہوتے ھیں چھوٹے چھوٹے فقرے 'خوبصورت الفاظ کا استعمال انکی فطرت میں شامل ہے کردار جیسا ہوتاھے ویسی ہی اس کی زبان اور لب ولہجہ ہوتاھے  
مکالمہ نگاری میں انھیں کمال حاصل ہے فنی اور تکنیکی اعتبار سے اسکی افسانہ نگاری بہت کامیاب ہے